Founder: Mir Khalil ur Rahman

WEEKLY AKHBAR-E-JEHAN, KARACHI

ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی

جلد نمبر ۴۳، شمارہ نمبر ۱۰، ۹ / تا ۱۵ / مارچ ۲۰۰۹ء، ۱۱ / تا ۱۷ / ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ

اکادمی ادبیات کے زیر اہتمام فیض کی یاد میں تقریب

ممتاز سائنسداں ڈاکٹر انور نسیم منفرد افسانہ نگار بھی ہیں

کراچی کا ادبی منظرنامہ.....علی حیدر ملک

اکادمی ادبیات پاکستان، محکمۂ ثقافت و سیاحت، حکومت سندھ اور فکشن گروپ نے مشترکہ طور پر فیض احمد فیض کی یاد میں ایک تقریب کا اہتمام کیا، جس کی صدارت ڈاکٹر محمد علی صدیقی اور نظامت آغا نور محمد پٹھان نے انجام دی۔ مسرور پیرزادہ نے اس موقع پر کہا کہ فیض احمد فیض ایک بڑے شاعر تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری اور فکر سے وسیع پیمانے پر لوگوں کو متاثر کیا۔ حاجی علی نواز نے ''شاہ جو رسالو'' سے کچھ اشعار سنائے جو ماروی سے متعلق تھے۔ نذیر احمد چنّا نے کہا کہ فیض ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ صرف پاکستان کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے شاعر تھے کیونکہ ان کے افکار عالمگیر تھے۔ مسلم شمیم نے کہا کہ روسی اسکالر لدمیلا واسلیوا نے فیض پر روسی زبان میں کتاب لکھی تھی جس کا اردو ترجمہ بھی اب ''فیض احمد فیض، حیات اور تخلیقات'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر قمر یوسف زئی نے کہا کہ فیض کی لفظیات بالکل الگ تھیں۔ میں نے فیض صاحب کی بعض غلط لفظیات اور تراکیب کی نشان دہی ان کے سامنے کی تھی۔ ڈاکٹر محمد علی مانجھی نے کہا کہ فیض کی فکر میں تازگی ہے اور یہ صحت مند فکر ہے۔ لوگ اب بھی ان سے پیار کرتے ہیں۔ صبا اکرام نے کہا کہ فیض جذبے اور نظریے کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔ ان کی نظموں کی بڑی خوبی ان کی تازہ امیجری ہے۔ امن کے لئے انہوں نے عملی کام کیا۔ خورشید احمر، غوث متھراوی اور روشن تبسم نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد علی صدیقی نے صدارتی خطاب میں کہا کہ اس بات کی طرف کم توجہ کی گئی ہے کہ فیض کے بچپن اور لڑکپن پر کن چیزوں کے اثرات مرتب ہوئے۔ وہ ہر قسم کے تعصب سے مبرا تھے۔ ان کا خیال تھا کہ قومی ثقافت جاگیردارانہ نظام کے خاتمے کے بعد بنتی ہے۔ ڈاکٹر محمد علی صدیقی نے اشفاق حسین کی کتاب ''فیض احمد فیض، شخصیت اور فن'' کی رسم اجراء بھی ادا کی۔ اکادمی ادبیات پاکستان نے یہ کتاب ''پاکستانی ادب کے معمار'' سیریز کے تحت شائع کی ہے۔ زاہد میرانی نے بتایا کہ فیض صاحب پر کینیڈا میں مقیم ادیب و شاعر اشفاق حسین کی اس کتاب کا ای۔ ایڈیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ فیض احمد فیض سے متعلق تمام معلومات ویب سائٹ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اسلام آباد سے آئے ہوئے ممتاز سائنسداں اور ادیب ڈاکٹر انور نسیم کراچی آئے تو فکشن گروپ نے ان کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا، جس کی صدارت انور احسن صدیقی نے انجام دی۔

ڈاکٹر انور نسیم کا آبائی وطن تو دینہ ضلع جہلم ہے، تاہم وہ 1935ء میں پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی کرنے کے بعد ایڈنبرا یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ کینیڈا اور سعودی عرب میں مختلف حیثیتوں میں خدمات انجام دیں۔ 1993ء میں وطن واپس آ گئے۔ اس وقت وہ اسلامی سربراہی کانفرنس کی سائنس و ٹیکنالوجی کمیٹی کے مشیر کے عہدے پر فائز ہیں۔ ان کا شمار جینیٹکس سائنسداں کے طور پر دنیا کے چند گنے چنے ماہرین میں ہوتا ہے۔ اپنے شعبے سے متعلق ان کی آٹھ کتابیں اور سو سے زائد مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کے افسانوں کا مجموعہ ''وہ قربتیں یہ فاصلے'' منظرِ عام پر آیا ہے۔ صبا اکرام نے خیر مقدمی کلمات میں کہا کہ ڈاکٹر انور نسیم کو سائنسداں کی حیثیت سے ایک دنیا جانتی اور مانتی ہے لیکن اردو زبان و ادب کی بھی انہوں نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ کینیڈا میں قیام کے دوران انہوں نے اردو کے فروغ کے لئے ٹھوس اقدامات کیے۔ اے خیام نے کہا کہ ''وہ قربتیں یہ فاصلے'' میں دو ناولٹ شامل ہیں جن میں سے ایک ناولٹ ''وہ خزاں میں تلاش بہار'' بے حد متاثر کن ہے۔ اس میں بہت اچھی کردار نگاری کی گئی ہے۔ مصنف کی زبان بھی بہت اچھی ہے۔ محمد امین الدین نے کہا کہ انور نسیم کو پڑھ کر ان کے باشعور ہونے کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔ ان کی تحریروں کے درمیان طویل وقفہ ہے جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔ جمال نقوی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب اس لحاظ سے قابل ستائش ہیں کہ وہ ایک مصروف سائنسداں ہونے کے باوجود ادب سے وابستہ ہیں۔ ڈاکٹر انور نسیم نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں اکیس سال ملک سے باہر رہا اور دنیا کے نوے ملکوں میں جاتا رہا ہوں۔ پاکستان جیسا بھی ہے، ہمارا ملک ہے اور ہمیں اس کے لئے اپنی بساط بھر کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔